پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو ۔ کنیڈا
قیمت ۵۰ سینٹ
جلد نمبر ۱۳ / شمارہ نمبر ۱۸
بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار
۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ / ۱۰ دسمبر ۱۹۸۴ء

پاکستان میں ۱۹ دسمبر کو ریفرنڈم ہوگا

عوام نے میری پالیسیوں کی توثیق کر دی تو میں مزید پانچ سال تک صدر رہوں گا: ضیاء الحق

میں نے ریفرنڈم کرانے کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کیونکہ سیاسی جماعتیں مارچ تک ہونے والے انتخابات کا بائیکاٹ کرنا چاہتی ہیں ۔ قوم سے خطاب

کسی ایک منتخب رکن کو وزیر اعظم مقرر کیا جائیگا

ریفرنڈم سے صدر منتخب ہو گیا تو فوج کے سربراہ کا عہدہ چھوڑ دوں گا

راولپنڈی ــــــ صدر مملکت و چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق ...

[illegible]

وفاقی وزراء ریفرنڈم کیلئے مہم چلائیں گے

کوئٹہ ــــــ بعض وفاقی وزراء ...

[illegible]

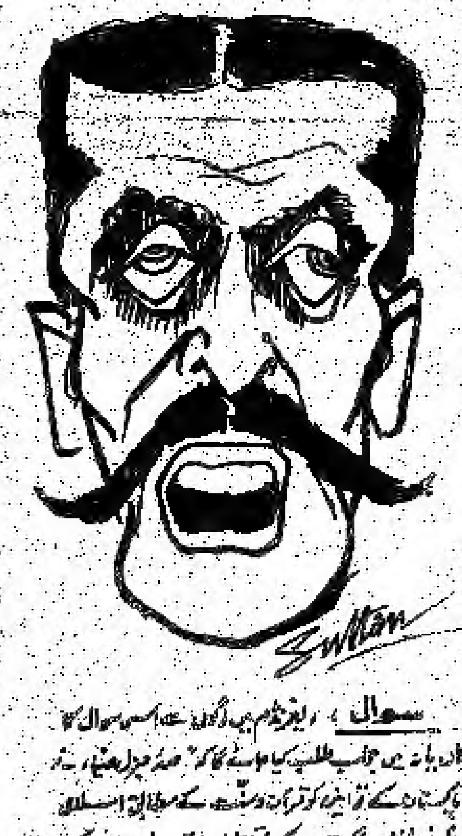

سوال : ریفرنڈم میں لوگوں سے اس سوال کا ...

[illegible]

ریفرنڈم پر بحث، کنویسنگ اور جلسے کرنے کی اجازت ہوگی

جنرل ضیاء کو برسراقتدار رکھنے کیلئے سارا ایوان ہوگی ریفرنڈم فراڈ ہے ۔ ایم آر ڈی کا موقف

اسلام آباد (ــــــ) پاکستان کے صدر و چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک ...

[illegible]

تعطیل : ...

[illegible]

متاثرین : ...

[illegible]

ریفرنڈم کے بعد انتخابات نہ کرانے کا تاثر بے بنیاد ہے، صدر ضیاء

صدر مسلح افواج کا سپریم کمانڈر ہوتا ہے چیف آف آرمی کا عہدہ چھوڑنے کی بات محض آنسو شوئی ہے

[illegible]

ریفرنڈم کی پیش گوئی

میں نے چار سال قبل کر دی تھی

[illegible]

جدہ ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ لندن ۔ بمبئی ۔ دہلی ۔ ڈھاکہ

ٹکٹ اور دوسری معلومات کے لئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

M & J TRAVEL

1240 BAY STREET
TORONTO ONTARIO M5R 2A7
TEL. 960-8348 / 960-8475

اعتماد کے ریفرنڈم کے نتیجے کا اعلان ۲۲ دسمبر تک کر دیا جائے گا

میری حمایت میں ان کا ووٹ استحکام پاکستان، نظریۂ پاکستان اور نفاذ اسلام کی حمایت میں ووٹ ہوگا

[illegible]

ریفرنڈم کس سوال پر ہوگا؟

[illegible]

بھارت کے سابق نائب وزیر اعظم کا انتقال

[illegible]

بھارتی صدر کی پیشکش ۔ سری لنکا کے ... اپنے مطالبات سے دستبردار ہو گئے

[illegible]

صدر ضیاء الحق کو تاحیات سربراہ مملکت رہنا چاہیے

[illegible]

NEW TO ONTARIO?

WE SPEAK YOUR LANGUAGE

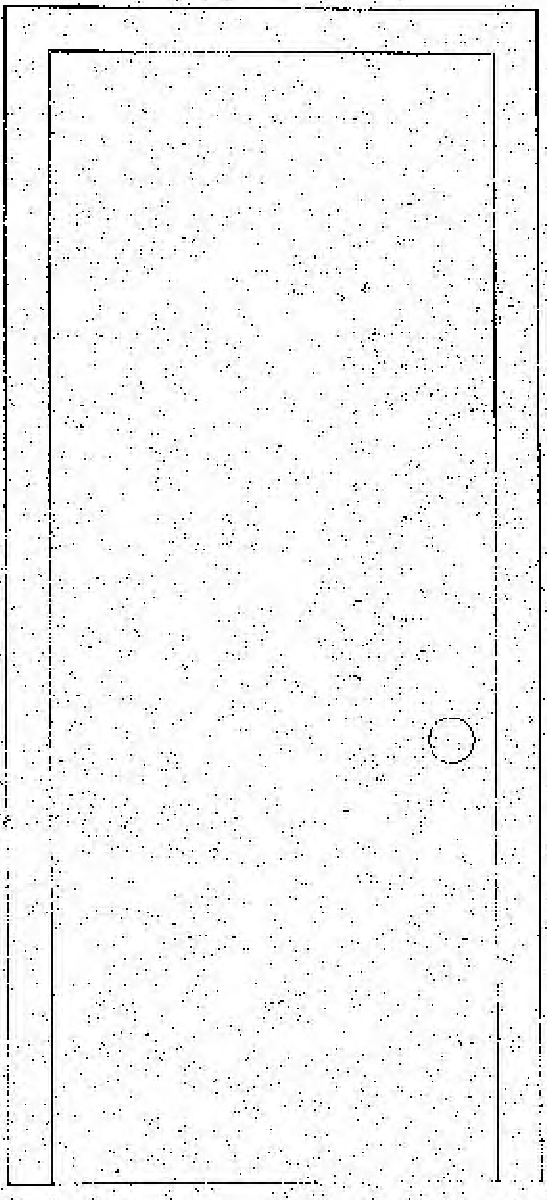

[illegible]

Ministry of Citizenship and Culture

Ontario

Susan Fish, Minister
William Davis, Premier

ONTARIO WELCOME HOUSE

Services available as follows:

Tamil, Telugu	Gujarati, Hindi, Punjabi, Urdu	Gujarati, Hindi, Punjabi, Urdu, Katchi, Swahili
Ontario Welcome House–Downtown 454 University Avenue Toronto, Ontario M5G 1R6 Phone: 965-3021	Ontario Welcome House–North York 1056A Wilson Avenue Downsview, Ontario M3K 1G6 Phone: 633-7180	Ontario Welcome House–Scarborough 4441 Sheppard Avenue East Scarborough, Ontario M1S 1V3 Phone: 965-9902

WANTED

A reliable baby sitter, live in or live out to look after a one year old baby girl in Scarborough. The start immediately. Call:

(416) 292-2489

MATRIMONIAL

Seeking an educated Pakistani girl between 25 to 28 for a 34-year old, skilled, Punjabi worker. Please phone:
(416) 247-1006 after 9.00pm

or write:
P.O. Box 234, Station 'D'
Toronto, Ont.
M6P 2K1

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو کینیڈا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
سنو! کہ اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہو گا اور نہ غم ہو گا (القرآن)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا۔ بات غور طلب ہے کہ جب اس حکیم و علیم جل شانہٗ کا کوئی لفظ کوئی حرف، کوئی نقطہ غیر ضروری، بے محل اور مفہوم و منشا سے خالی نہیں ہو تا، ہو سکنے کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے تو پھر ماضی کی خبر دینے کا یہ اسلوب کیا ہے اور لفظ اور سے اس کی ابتدا کیوں۔ بادی النظر میں اس کی غایت یہ ہے کہ خبر سیاق و سباق میں دی جا رہی ہے؟ اور بتایا جا رہا ہے کہ اے بشریت کبریٰ کے سلسلہ ارتقاء کی آخری کڑی، اے جانِ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تیرے ذکر کو بلند کرنے کا فیصلہ اس وقت کیا جب ہم کبریائی اور ربوبیت کے سوا اپنی جملہ صفات تجھے تفویض کر چکے اور اس عظمت و شرف کے تحمل کے لئے تیرا سینہ کھول دیا۔ ہم رؤف ہیں تجھے رؤف کیا۔ ہم رحیم ہیں تجھے رحیم کیا۔ ہم کریم ہیں تجھے کریم کیا۔ ہم اپنے بندوں کے جملہ اعمال جزا و سزا کے امین ہیں تجھے امین کیا۔ ہماری ذات صداقت نفس الامری ہے تجھے ہم نے صادق کیا اور جب ہماری یہ صفات تجھے ودیعت ہو چکیں تو ہماری نعمتیں تجھ پر مکمل ہو گئیں اور ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا۔

ذکر محمدؐ کو بلند کرنے اور تا قیامت بلند رکھنے کا اعلان کوئی اور نہیں خود رب محمدؐ اور خالق ارض و سما کر رہا ہے۔ کسے مجال کہ اس کی صداقت پہ شک و شبہ کا رتی بھی ذہن میں پیدا کرے۔ کفر سرزد ہو گا اور صداقت نفس الامری کی ذات و صفات سے روگرداں ٹھہرے گی۔ تاریخ گواہ ہے کہ فاران کی چوٹی سے واشنگٹن کی تعمیر مرکز اسلامی تک ذکر محمدؐ بلند ہوا، بلند ہوتا رہا ہے اور بلند ہوتا رہے گا۔ تلوار کی جھنکاروں میں بھی اور تہذیب انسانی کی رزم گاہوں میں بھی، معجزات و شجاعت کی رزم گاہوں میں بھی اور عقل و فراست کی محافل تحقیق و تجسس میں بھی۔ عدل و انصاف کی میزان پر بھی اور آئین و قانون کے ایوانوں میں بھی۔ ایک اذان بلال حبشیؓ نے دی تھی اور اپنے لحن داؤدی میں ذکر محمدؐ کو بلند کرنے کا ذریعہ بنے تھے۔

خدا کا وعدہ سچا ہے، وہ اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ رب ذوالجلال کا قول برحق ہے، اس کی حقانیت تاریخ کی کسوٹی پر کندن کی طرح دمک رہی ہے۔ مگر ہم ——— اس اہم نکتے سے آگے ایک بہت طویل صدیوں پہ پھیلا ہوا سوالیہ نشان ہے۔ ہم ذکر محمدؐ سن کر درود و سلام تو پڑھتے رہے لیکن حکم محمدؐ کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں در آنے کی اجازت دینے پر راضی نہ ہو سکے۔ ہم نے اسم محمدؐ کان میں پڑتے ہی اپنے انگوٹھے آنکھوں سے لگانے اور ہاتھ چوم چوم لینے کی روایت تو برقرار رکھی لیکن نفس نفس اپنا پورا انتظام زندگی طاغوت کے حوالے کر دیا، اس طاغوت کے حوالے جس کو عرفات کے میدان میں کھڑے ہو کر محمدؐ نے اپنے پاؤں تلے روندنے کا اعلان کیا تھا۔ ہم سال بھر بالعموم اور ربیع الاول کے ماہ مبارک میں بالخصوص برائے خیر و برکت میلاد کی محفلیں اور ذکر رسولؐ کی مجلسیں سجانے کا اہتمام تو کرتے رہے لیکن رسول اکرمؐ کے لائے ہوئے نظام حیات کی خیر و برکت کو اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی پر سایہ فگن کرنے کے روادار کبھی نہ ہوئے۔ کیا رب ذوالجلال کے اس قول کی طرح اس قول پر بھی ہمارا ایمان ہے کہ بزبان اقبال ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

روزنامہ جسارت کراچی

زرین تحریریں

عظیم ترین کارنامہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ آپ کی وحدت بینی پورے کے پورے اجتماعی انسان کو اندر سے بدل دیا اور صبغۃ اللہ کا ایک ہی رنگ عہد سے لے کر بازار تک مسجد سے عدالت جنگ اور گھروں سے لے کر میدان جنگ تک چھا گیا۔ ذہن بدل گئے، خیالات کی رو بدل گئی، نگاہ کا زاویہ بدل گیا، عادات و اطوار بدل گئے، رسوم و معاشرت بدل گئے، حقوق و فرائض کی تقسیمیں بدل گئیں، خیر و شر کے معیار اور حلال و حرام کے پیمانے بدل گئے اخلاق قدریں بدل گئیں، دستور اور قانون بدل گئے، جنگ و صلح کے اسالیب بدل گئے، معیشت و اقتصاد کے اطوار بدل گئے، اور تمدن کے ایک ایک ادارے اور ایک ایک شعبے کی کایا پلٹ گئی۔ اس پوری کی پوری تبدیلی میں جس کا واقعہ ہمہ گیر تھا، ایک سرے سے دوسرے سرے تک خیر و فلاح کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ کسی گوشے میں شر نہیں۔ کسی کونے میں فساد نہیں، کسی جانب بگاڑ نہیں۔ ہر طرف بناؤ ہی بناؤ، تعمیر ہی تعمیر اور ارتقاء ہی ارتقاء ہے۔ درحقیقت یہ انسانیت کے ہاتھوں انسانی زندگی کو نقاؤ ثانیہ حاصل ہوئی اور حضورؐ نے ایک نظام حق کی صبح درخشاں سے مطلع تہذیب کو روشن کر کے بین الاقوامی دور تاریخ کا افتتاح فرمایا۔ یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ اس کی مثال کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔

نعیم صدیقی

احسان کس بات پر اللہ کو انعام ہے

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔ یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لئے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے۔

(سورۃ النساء۔ ۶۹-۷۰)

القرآن

حکمران کی خوشنودی خدا کی ناراضی

السنۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے رب کو ناراض کرنے والے عمل و رویہ کے ذریعہ حکمران کی خوشنودی و رضا حاصل کی وہ شخص اللہ کے دین سے خارج ہو گیا۔

(حاکم۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ)

آپ کے خطوط

مدیر محترم۔ السلام علیکم
پچھلے شمارے میں آپ کا اداریہ "پاکستانی پڑھ کر افسوس ہوا کہ آپ نے خواہ مخواہ ان لوگوں کی باتوں کا نوٹس لیا جن کے لیے صرف یہ مصرعہ کافی ہوتا ہے
جواب جاہلاں باشد خموشی
میں سوچتا ہوں کہ جس اداریے کے رقم کرنے میں آپ نے جو وقت صرف کیا ہے اسے اگر کسی "ولیمہ" کو گرما دینے والے موضوع پر صرف کرتے تو کتنا اچھا ہوتا!
ضمیر فروش تو پاکستانی کہلانے کے مستحق ہیں اور نہ لائق التفات جن کی سمجھ صرف اتنی ہے کہ اخبار کے صفحہ اول پر تو سب سے اوپر ارشادات تحائف اعظم درج ہیں جبکہ فرمان الٰہی اور فرمان نبوی کی جگہ صفحہ ۳ پر کیسے لگا دیے گئے ہیں! اخبار پر اس کی قیمت درج ہے اور مذہبی غیر جانبداری کا ثبوت دیا گیا ہے۔ کوئی قوت عقیدہ پر اعتراض نہیں ڈیا کہ رابطہ قائم کر کے پوچھ لیا جائے کہ میاں صاحبزادے اتنا ہوا تاثرہ اور رنجش ہو گا۔ اخبار چھاپنے کے لیے کون سرمایہ لگا رہا ہے؟
سچی بات ہمیشہ کڑوی لگتی ہے اور حق گوئی کا رد عمل دنیا پر اسی انداز میں ہوتا آیا ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ سے آشنا ہوں، لگا کر ذیل کا مصرعہ

پڑھیے اور راہِ حق پر مضبوطی سے جمے رہیے گا
باطل سے ڈرنے والے اے آسماں نہیں ہم

شمیم اختر۔ ناتھ یارک

اطلاع

"الہلال" کا آئندہ شمارہ تعطیلات کی بنا پر ۱۰ جنوری ۱۹۹۵ء کے شمارے کے ساتھ اکٹھا شائع ہو گا۔ قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

New Store in
SCARBOROUGH
3258 Lawrance Ave. East
(One block East of McCowan)
تازہ حلال گوشت۔ تازہ حلال مرغیاں
ہر قسم کی اعلیٰ گروسری۔ تازہ سبزیاں
SPICE TOWN
2210 Dundas Street West
(Near Jami Mosque)
Phone: (416) 532-8267

Halal Beef, Lamb, Poultry & Groceries
تازہ حلال گوشت اور مرغیاں
ZABEEHA MEAT &
GROCERY STORE
1536 Warden Avenue
SCARBOROUGH
Tele: 445-1272

فخرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر غلام سرور رانا

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بُت پرستی کا عروج

بعثت نبویؐ سے قبل عربوں میں ایک متحد و منضبط قوم کا کوئی واضح تصور موجود نہ تھا۔ وہ ان گنت قبائل میں منقسم تھے۔ لات، منات، ہُبل اور عزیٰ جیسے بڑے بڑے بتوں کو بھی تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھا اور پُوجا جاتا تھا۔ حرم و حرم کے علاوہ ہر قبیلے اور ہر گروہ کے بُت بھی الگ الگ تھے گو خانہ کعبہ کو مرکزی حیثیت حاصل تھی، اور متولیوں کو ایک مذہبی و مالی مقام حاصل تھا مگر جنگ و امن کے تصفیہ کے لئے کوئی واضح طاقت و قوت نہ تھی۔ نظامِ حکومت کے اعتبار سے کوئی جغرافیائی تعین نہ تھا۔ اس وسیع و عریض ریگستانی صحرا میں کوئی سماجی اور سیاسی کشمکش نہ تھی۔ اس لئے نظامِ حکومت کا تصور بھی بے ادبیانہ تھا۔ انسانیت کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ جہالت و گمراہی اپنے عروج پر تھی۔ حیاسوز حرکتوں کی وجہ سے آدمیت اپنے آپ کو چھپانے پر مجبور تھی۔ معاشرہ شراب نوشی، بدکاری، خیانت، جھوٹ، فریب دہی، وعدہ خلافی اور غضب جیسی معاشرتی بیماریوں سے مضطرب ... میں مبتلا تھا۔ حضورؐ تشریف لائے، آپ نے ان تمام مفاسد کو زیر و زبر کر دیا۔ اور معاشرے میں نیکی کی باد بہار چلنے لگی۔

علامہ اقبالؒ کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں نذرانۂ عقیدت

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنی ارض رسالت میں:

عجب کیا گر مہ و پرویں مرے نخچیر ہو جائیں
کہ بر فتراک صاحب دولتے بستم سر خود را
وہ دانائے سُبل، ختم الرسل، مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

شمائل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

امام ابو صیری رحمتہ اللہ علیہ جمال صورت کے سلسلے میں کیا خوب فرماتے ہیں:

"قسم اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور صورت کو کمال بخشا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب بنا لینے کے لئے چنا۔ آپ اس بات سے بری ہیں کہ کوئی خاص میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہو، اور آپ کا جوہر حسن ناقابل تقسیم ہے۔"

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم ابو طالب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدح و تعریف میں اس طرح رطب اللسان تھے:

قرآنی تعلیم کے پیکرِ عظیم

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ایسا روشن اور تاباں ہے کہ تشنہ لب سیرابی حاصل کرتے ہیں، آپ کی ذات اقدس یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی پناہ دینا بگاہ ہے۔ اسی طرح ہجرت کے وقت غار ثور اور حیات طیبہ کے رفیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم امین ہیں، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیتے ہیں، (وہ) چاند کی روشنی ہیں جس سے تاریکی چھٹ جاتی ہے۔

صحابی بیان کرتے ہیں کہ:

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے خوشبو آتی تھی، اور وہ باقی سب خوشبوؤں سے مختلف ہوا کرتی تھی۔

آپ کے کھانے کے سلسلے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے لگاتار دو رات پیٹ بھر کر جو کی روٹی تناول نہیں فرمائی۔ اسی حالت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دار فانی سے وصال ہوا۔

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے تشریف لے گئے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا نہیں تناول فرمایا۔ اگر شکم مبارک کھجور سے بھر لیا، تو جَو کی روٹی طعام کے لئے نہیں ہوتی تھی، اگر جَو کی روٹی سے شکم مبارک بھر لیا، تو کھجور نہیں کھا سکتے تھے۔

قرآنی تعلیم کے پیکرِ عظیم

... بن ہشام فرماتے ہیں:

میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے بارے میں دریافت کیا، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا، میں نے عرض کیا، ہاں! ضرور پڑھتا ہوں۔ فرمایا: تو بس قرآن مجید ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام تر قرآن مجید ہی کی تعلیم کا پیکر تھے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات کو اپنائیں جو انسانیت کی آرزو ہے۔ اور روح قرآن کو اپنی روح میں بسا کر ہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلوب و مقصود بن سکتے ہیں۔ یہی ملزم عظیم ایک قائد نے ایک جذبے سے ایک مقصد عظیم کے حصول کے لئے پیش کیا تھا۔ بلکہ شاہجہانی مسجد کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کو بلند کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ مستقبل کی حکومت قرآن مجید کی عملی تفسیر ہو گی۔ آج ہمارا فرض اولین یہ ہے کہ ہم قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔ اور اللہ کے دین کو اپنا کر لیں۔

رسول اللہ کی گھریلو زندگی

... ... رحمتہ اللہ ...

تاریخ کا یہ عجیب پہلو ہے کہ بڑے لوگوں کے حالات زندگی محفوظ کئے گئے ہیں ان کا اگر گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان میں سے اکثر اکابر کی گھریلو زندگی کا ان کے سوانح حیات میں کوئی ذکر ہی موجود نہیں ہے لیکن جن کے سوانح میں ان کی نجی زندگی یا خاندان کا کوئی تذکرہ ملتا ہی ہے تو وہ صرف زیب داستان یا مبالغہ آمیزی کے لئے ہے۔ اس سے ان کی اصل سیرت یا شخصیت پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ البتہ بعض اشخاص ایسے ضرور ملتے ہیں جو اپنی خانگی اور ازدواجی زندگی میں بری طرح ناکام ہوئے لیکن ارباب تاریخ ان کو بھی بڑے آدمیوں میں شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ جیسے وہ باہر ہیں اور شخصیتیں بالعموم گھروں کے اندر ہی بنتی ہیں اور گھریلو زندگی ہی میں ان کو پرکھا اور آزمایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنی خانگی زندگی میں ناکام ہو جائے یا اس کی خانگی زندگی و شخصی اپنی ہی بیرون خانہ زندگی سے ہم آہنگ نہ ہو اس کو بڑا آدمی تو کجا ایک مخلص آدمی سمجھنا بھی نامناسب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و شخصیت کا مطالعہ کرنے والا۔ خواہ دوست ہو یا دشمن، بہرحال اس نتیجہ پر ضرور پہنچتا ہے کہ آپ ان تمام نام نہاد بڑے لوگوں میں سے منفرد تھے جو باہر کے اسٹیج پر تو بہت کچھ نظر آتے ہیں لیکن جب گھر میں پہنچتے ہیں تو ان کے دامن سیرت میں کچھ نہیں ہوتا۔ بیرون خانہ زندگی میں بہت نرم دل، خوش اخلاق و خوش خصال نظر آتے ہیں لیکن گھر والوں کے لئے بڑے بے چینے اور بد مزاج و ترش اور تند و تلخ مزاج ہوتے ہیں۔ وہ لوگ دوسروں کے لئے تو نیاز مند اور متواضع کا پیکر بنے ہوتے ہیں لیکن اپنے ہی بیوی بچوں کے لئے بلا شبہ جابر جتے ہیں۔ جو خود فکر کا مقام ہے کیا ایسی ہی سیرت و کردار کے حامل اور ایسے ہی لوگوں کو بڑے آدمی کہا جا سکتا ہے؟

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو دیکھئے تو یہاں آپ کو گھر کے اندر اور باہر ایک ہی رنگ اور ایک ہی حالت ملے گی۔ جو شیریں کلامی اور خوش گفتاری اپنے اصحاب سے تھی وہی بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہی ازواج و فرزند و دیگر تمام ازواج مطہرات کے ساتھ۔ اپنے پرائے کے ساتھ حتیٰ کہ اپنے غلاموں اور خادموں کے ساتھ بھی ہے۔ جو تواضع و درگزر دوسروں کے لئے ہے وہی لطف و کرم اپنے گھر والوں کے لئے ہے، حسن خلق و غلاموں سے ہر شفقت سے ملتے ہیں ویسی ہی شفقت و پیار گھر والوں کا بھی حصہ ہوتا ہے اور جو اخلاق کریمانہ بیرون خانہ دنیا کے ساتھ پیش فرماتے ہیں، ہمیشہ انہیں مشفقانہ محبتوں سے ازواج و اولاد بھی مستفید و مسرور ہوتے رہتے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ازدواج

زندگی کا آغاز بعثت سے پندرہ سال قبل سیدہ طاہرہ و طیبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے عقد کے ساتھ ہوا تھا لیکن جب آپ نبوت پر فائز ہوئے تو جناب سیدہ شریک حیات کی حیثیت سے پندرہ سال آپ کی معیت میں بسر کر چکی تھیں اور اس طویل عرصہ میں حضورؐ کے اخلاق و اعمال سے اچھی طرح واقف ہو چکی تھیں۔ اگر اس مدت میں آپؐ نے حضورؐ کے عادات میں کوئی معمولی سی خامی یا آپ کے معاملات میں کوئی ادنیٰ سی کوتاہی دیکھی ہوتی تو آج پندرہ سال بعد جب حضورؐ اپنے اوپر نزول وحی کی خبر دے کر تشریف لائے تھے تو جناب سیدہ کے ذہن میں آپؐ کے دعاوی میں کچھ نہ کچھ شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے۔ ... یہ سوچ میں پڑ جاتیں کہ کیا ایسے شخص کے اوپر بھی وحی نازل ہو سکتی ہے؟ لیکن حال یہ تھا کہ ... بالکل مطمئن تھیں۔ سر کار کی زبان سے نبوت کی خبر سنتی ہے اور خدیجہؓ کا دل اس کی تصدیق کرتا ہے اور زبان اعلان کرتی ہے کہ "بے شک آپ وہی ہیں جو آپ اللہ کے رسول ہیں۔" حضرت خدیجہؓ کی یہ گواہی حضورؐ کی نبوت کی دلیل کے طور پر بھی پیش کی جاتی ہے۔ لیکن یہاں اس سے بخوبی اس امر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضورؐ کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسا تھا؟

حضورؐ کی گھریلو زندگی کی سب سے صاف اور واضح تصویر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس بیان میں نظر آتی ہے جس میں آپؓ فرماتی ہیں کہ "حضورؐ سب سے زیادہ نرم خو اور خندہ جبین تھے۔ آپؐ کی عادت کسی کو برا بھلا کہنے کی نہیں تھی۔ برائی کے بدلے برائی نہیں کرتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے۔ آپؐ گناہ کی باتوں سے کوسوں دور رہتے تھے۔ آپؐ نے کبھی کسی سے اپنا ذاتی انتقام نہیں لیا۔ آپؐ نے کبھی کسی عورت، لونڈی، غلام یا خادم کو جھڑکا تک نہیں، کبھی کسی کو مارا، یہاں تک کہ کسی جانور کو بھی نہیں مارا۔ آپؐ نے کبھی کسی کی جائز فرمائش کو رد نہیں کیا۔" امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ "رسول اللہ سے بڑھ کر کوئی بھی اپنے اہل و عیال کے لئے شفیق نہ تھا۔"

حضور اکرمؐ کی خانگی زندگی میں دولت و امارت اور شان و شوکت کے بجائے سادگی تھی لیکن اس میں رہبانیت کی کوئی جھلک نہ تھی۔ خوش مزاجی و خوش معاشگی سے بھرپور ایک معاشرت آپؐ کے گھرانے میں پائی جاتی تھی۔ آپؐ کا معمول تھا کہ روزانہ عصر کے بعد تمام ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے ہر ایک کے پاس تھوڑی دیر تشریف فرما رہتے اور جس کی باری ہوتی وہاں قیام فرماتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ تمام ازواج مطہرات ایک ہی جگہ جمع ہو جاتیں اور دیر تک یہ محفل قائم رہتی، دلچسپ گفتگو ہوتی، لطف و مزاح اور قصہ کہانیاں بھی ہوتیں اور جب کافی رات گزر جاتی تو یہ محفل برخاست ہو جاتی۔ ایک مرتبہ آپؐ نے کوئی قصہ سنایا تو سننے والیوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ تو خرافہ کے قصوں جیسا ہے۔ (عرب میں خرافہ ایک روایتی شخصیت تھی جس سے

بہت سے حیرت انگیز قصے منسوب تھے) حضورؐ نے فرمایا جانتی ہو کہ خرافہ کی کیا حقیقت تھی۔ پھر آپؐ نے خرافہ کے بارے میں بتایا کہ وہ عذرہ کے ایک آدمی کو جن پکڑ کر لے گئے تھے کچھ عرصہ کے بعد واپس چھوڑ گئے۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل و عیال سے بہت زیادہ محبت تھی اور ان کی ناز برداری بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ ایک ہی پیالے میں پانی پیتے تھے اور جہاں وہ منہ لگاتیں وہیں منہ لگاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑ کا مقابلہ بھی کیا ہے۔ ابتدا میں وہ دوڑ میں آگے نکل گئیں لیکن بعد میں جب جسم بھاری ہو گیا تھا تو پیچھے رہ گئیں۔ شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کم سن تھیں۔ ان کی دلچسپی کے لئے حضورؐ محلے کی لڑکیوں کو بلواتے تاکہ ان کے ساتھ کھیلیں۔ ایک مرتبہ حبشیوں کے کرتب دکھانے ... حضور اکرمؐ خود کھڑے ہو کر حضرت عائشہؓ کو دکھاتے اور جب تک وہ دیکھتی رہتیں اپنی آڑ میں لئے کھڑے رہتے۔ ام المومنین حضرت صفیہؓ جب اونٹ پر سوار ہوتی تھیں تو حضورؐ اپنا گھٹنا آگے بڑھا دیتے تھے۔ ... پاؤں رکھ کر حضرت صفیہؓ سوار ہوا کرتی تھیں۔

بچوں کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی چادر بچھا کر اس پر بٹھاتے۔ حضرت زینبؓ اور حضرت فاطمہؓ کے بچوں کو کندھوں پر سوار کر لیتے انہیں گود میں لیتے، غلام کے بچے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بھی سوار کر لیتے۔ اس طرح حضورؐ اپنی گھریلو زندگی میں مسلسل نوازشیں و شفقت قائم رکھتے تھے۔

مسیحائے ز...

مسلم غازی ...

دہر میں جب ہر طرف تھی تیرگی
بزمِ رنگ و بو میں آیا انقلاب
یک بہ یک ظلمت کدے میں دہر کے
ہو گئیں ہر سو بہاریں نغمہ خواں
آ گیا نورِ یقیں، نورِ ہدیٰ
وہ محمدؐ، وہ مبشر، وہ نذیر
رحمتِ عالم، مسیحائے زماں
وہ کہ قرآنِ مجسم اس کی ذات
بُت گرائے جاہلیت کے تمام
اس نے لہرایا علم کردار کا
ہر گھڑی اس ذاتِ اقدس پر سلام
ہادیٔ حق، رحمتِ ہر دو جہاں
ایک انسان وجہِ تخلیقِ جہاں
افتخارِ عالمِ کُل، اک بشر
آں امامِ اوّلین، شاہِ امم!
ختم ہیں اس پر مکارمِ خلق کے
کر دیا بابِ رسالت اس نے بند
آیۂ "اتمامِ نعمت" ہے گواہ
دین اکمل صرف دینِ مصطفیٰؐ
ساقیٔ کوثر، حبیبِ کبریا
کشورِ وحیِ رسالت کا وہ میر
اس کے صدقے سے ملی انساں کو
زیرِ پا اس کے رہے ہفت آسماں
لامکاں میں اس کو بلوایا گیا
اس گھڑی بھی یاد تھی امت اسے
وہ جو امت کے لئے سوتا نہ تھا
نفسی نفسی جب پکاریں گے رسل
امتِ احمدؐ پہ یارب رحم کر
آرزو غازی کی بھی اک دل ...
اس کے در پر کاش ہو ...

جلہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ...
آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور ...
تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا۔" (المائدہ پ ...)

محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ انسانوں کی طبائع، ان کے افکار اور ان کے نقطہ ہائے نگاہ بھی زمانے کے ساتھ ہی بدلتے رہتے ہیں۔ لہٰذا تیوہاروں کے منانے کے طریقے اور مراسم بھی ہمیشہ متغیر ہوتے رہتے ہیں اور ان سے استفادہ کے طریق بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے مقدس دنوں کے مراسم پر غور کریں اور جو تبدیلیاں افکار کے تغیرات سے ہوئی لازم ہیں ان کو مدنظر رکھیں۔

منجملہ ان مقدس ایام کے جو مسلمانوں کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں، ایک میلاد النبیؐ کا دن بھی ہے۔ میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہو وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیے اسی وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوۂ رسولؐ کو مدنظر رکھیں تاکہ جذبۂ تقلید اور جذبۂ عمل قائم رہے۔ ان جذبات کو قائم رکھنے کے تین طریقے ہیں: پہلا طریق تو درود و صلوٰۃ ہے جو مسلمانوں کی زندگی کا جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ وہ ہر وقت درود پڑھنے کے موقعے نکالتے ہیں۔ عرب کے متعلق میں نے سنا کہ اگر کہیں بازار میں دو آدمی لڑ پڑتے ہیں اور تیسرا بہ آواز بلند اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وبارک وسلم پڑھ دیتا ہے تو لڑائی فوراً رک جاتی ہے اور متخاصمین ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے سے فوراً باز آ جاتے ہیں۔ یہ درود کا اثر ہے اور لازم ہے کہ جس پر درود پڑھا جائے اس کی یاد قلوب کے اندر اپنا اثر پیدا کرے۔

پہلا طریق انفرادی۔ دوسرا اجتماعی ہے یعنی مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اور ایک شخص جو حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات سے پوری طرح باخبر ہو آپ کے سوانح زندگی بیان کرے تاکہ ان کی تقلید کا ذوق شوق مسلمانوں کے قلوب میں پیدا ہو۔

تیسرا طریق اگرچہ مشکل ہے لیکن بہرحال اس کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ وہ طریق یہ ہے کہ یادِ رسول اس کثرت سے اور ایسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خود مظہر ہو جائے یعنی آج سے تیرہ سو سال پہلے کی جو کیفیت حضور سرورِ عالمؐ کے وجود مقدس سے ہویدا تھی وہ آج ہمارے قلوب کے اندر پیدا ہو جائے۔ حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

آدمی دید است باقی پوست است

دید آں باشد کہ دید دوست است

یہ جوہر انسانی کا انتہائی کمال ہے کہ اسے دوست کے سوا اور کسی چیز کی دید سے مطلب نہ رہے۔ یہ طریق بہت مشکل ہے۔ کتابوں کو پڑھنے یا میری تقریر سننے سے نہیں آ سکتا۔ اس کے لیے کچھ مدت بزرگوں کی صحبت میں بیٹھ کر روحانی انوار حاصل کرنا ضروری ہے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر ہمارے لیے یہی طریقہ غنیمت ہے جس پر ہم آج عمل پیرا ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اس طریق پر عمل کرنے کے لیے کیا کیا جائے۔ پچاس سال سے شور برپا ہے کہ مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔ لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے تعلیم سے زیادہ اس قوم کو تربیت ضروری ہے اور دینی اعتبار سے یہ تربیت علما کے ہاتھ میں ہے۔ اسلام ایک دفعہ انھیں تعلیم و تربیت کا ذمہ دار ٹھہرا چکا ہے۔ مدرسہ اسلام میں، اسکول میں، نہ کالج میں، نہ یونیورسٹیاں نہ تھیں۔

لیکن تعلیم و تربیت اس کی ہر جگہ ہوتی تھی۔ خطبۂ جمعہ، خطبۂ عید، حج، وعظ غرض تعلیم و تربیت عوام کے لیے تمام مواقع اسلام نے بہم پہنچائے ہیں۔ لیکن افسوس کہ علما کی تعلیم کا کوئی صحیح نظام قائم نہ رہا، اور اگر کوئی رہا بھی تو اس کا طریق عمل ایسا ہو گیا کہ دین کی حقیقی روح نکل گئی۔ جھگڑے پیدا ہو گئے اور علما کے درمیان جنھیں پیغمبر علیہ السلام کی جانشینی کا فرض ادا کرنا تھا سرپھٹول ہونے لگی۔ مصر، عرب، ایران، افغانستان ابھی تہذیب و تمدن میں پیچھے ہیں لیکن وہاں علما ایک دوسرے کا سر نہیں پھوڑتے۔ وجہ یہ ہے کہ اصلاح کا کام نے اخلاق کے اس معیار اعلیٰ کو پا لیا ہے جس کی تکمیل کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ اور ہم ابھی اس معیار سے بہت دور ہیں۔

دنیا میں بعثت کا سب سے بڑا کام تکمیل اخلاق ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا: بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ یعنی میں نہایت اعلیٰ اخلاق کے اتمام کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ اس لیے علما کا فرض ہے کہ وہ رسول اللہ کے اخلاق کو عوام کے سامنے پیش کیا کریں تاکہ ہماری زندگی حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کی تقلید سے خوشگوار ہو جائے اور اتباع سنت زندگی کی چھوٹی چھوٹی چیزوں تک جاری و ساری ہو جائے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے خربوزہ رکھا گیا تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ مجھے معلوم نہیں رسول اللہؐ نے اس کو کس طرح کھایا ہے مبادا میں ترک سنت کا مرتکب ہو جاؤں۔

کمال بسطام در تقلید فخر دو جہاں
اجتناب از خوردنِ خربوزہ کرد

افسوس کہ ہم میں بعض چھوٹی چھوٹی باتیں بھی موجود نہیں ہیں جن سے ہماری زندگی خوشگوار ہو اور یہ اخلاق کی فضا میں زندگی بسر کرنے ایک دوسرے کے لیے باعث رحمت ہو جائیں۔ اگلے زمانے کے مسلمانوں میں اتباع سنت سے ایک اخلاقی ذوق اور ملکہ پیدا ہو جاتا تھا اور وہ ہر چیز کے متعلق اندازہ کر لیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رویہ اس چیز کے متعلق کیا ہو گا۔

حضرت مولانا روم بازار میں جا رہے تھے۔ آپ کو بچوں سے بہت محبت تھی۔ کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ ان سب نے مولانا کو سلام کیا اور مولانا ایک ایک کا سلام الگ الگ قبول کرنے کے لیے دیر تک کھڑے رہے۔ ایک بچہ کہیں دور کھیل رہا تھا۔ اس نے وہیں سے پکار کر کہا کہ حضرت! ابھی جائیے گا نہیں، میرا سلام لیتے جائیے۔ تو مولانا اس بچے کی خاطر دیر تک توقف فرمایا اور اس کا سلام لے کر گئے۔ کسی نے پوچھا: حضرت! آپ نے بچے کے لیے اس قدر توقف کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا موقع کا واقعہ پیش آتا تو حضورؐ بھی یونہی کرتے۔

گویا ان بزرگوں میں تقلید رسول اور اتباع سنت سے ایک خاص اخلاقی ذوق پیدا ہو گیا تھا۔ اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں۔ علما کو چاہیے کہ ان کو عوام کے سامنے پیش کریں۔ قرآن و حدیث کے نوامض بتانا بھی ضروری ہے لیکن عوام کے دماغ ابھی ان مطالب عالیہ کے متحمل نہیں۔ انھیں فی الحال صرف اخلاق نبوی کی تعلیم دینی چاہیے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ادبی تبصرہ

علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد کی عربی شاعری کی نسبت وقتاً فوقتاً جن ناقدانہ خیالات کا اظہار فرمایا ان کی روشنی صفحات تاریخ کے لیے مطلع پا شان کا حکم رکھتی ہے۔ لیکن وہ موقعوں پر جو تنقیدات آپؐ نے ارشاد فرمائیں ان سے مسلمانانِ ہند سر آج کل کے زمانے میں بہت بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس لیے کہ ان کا ادب ان کے قومی انحطاط کے دور کا نتیجہ ہے اور آج کل نئیں ایک نئے اولیٰ نصب العین کی تلاش ہے۔ شاعری کیسی ہونی چاہیے اور کیسی نہ ہونی چاہیے یہ وہ عقدہ ہے جسے جنابِ رسالت مآب صلعم کے دو جملوں نے اس طرح حل کر دیا ہے۔ امراء القیس نے اسلام سے چالیس سال پہلے کا زمانہ پایا ہے۔ روایت میں آتی ہے کہ جنابِ پیغمبر صلعم نے اس کی نسبت ایک موقع پر حسب ذیل رائے کا اظہار فرمایا: "اشعر الشعراء وقائدھم الی النار" یعنی وہ شاعروں کا سرتاج تو ہے ہی لیکن جہنم کے مرحلے میں ان سب کا سپہ سالار بھی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امراء القیس کی شاعری میں وہ کون سی باتیں ہیں جنھوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ رائے ظاہر کروائی۔ امراء القیس کے دیوان پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں شراب ارغوانی کے دور، عشق و حسن کی ہوشربا داستانوں اور جاں گداز جذبوں کی آندھیوں سے اڑی ہوئی پرانی بستیوں کے کھنڈروں کے مرثیوں، سنسان ریتیلے ویرانوں کے دل ہلا دینے والے منظروں کی تصویریں نظر آتی ہیں اور یہی عرب کے دورِ جاہلیت کی کل تخلیقی کائنات ہے۔ امراء القیس قوتِ ارادی کو جنبش میں لانے کی بجائے اپنے سامعین کے تخیل پر جادو کے ڈورے ڈالتا ہے اور ان میں بجائے ہوشیاری کے بے خودی کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حکیمانہ تنقید میں فنونِ لطیفہ کے اس اہم اصول کی توضیح فرمائی ہے کہ صنائع و بدائع کے محاسن اور انسانی زندگی کے محاسن یہ کچھ ضروری نہیں کہ یہ دونوں ایک ہی ہوں۔ یہ ممکن ہے کہ شاعر بہت اچھا شعر کہے لیکن وہی شعر پڑھنے والے کو اعلیٰ علیین کی سیر کرانے کی بجائے اسفل السافلین کا تماشا دکھا دے۔ شاعری دراصل ساحری ہے اور اس شاعر پر حیف ہے جو قومی زندگی کی مشکلات و امتحانات میں دلفریبی کی شان پیدا کرنے کی بجائے فرسودگی و انحطاط کو صحت اور قوت کی تصویر بنا کر دکھا دے اور اس طرح اپنی قوم کو ہلاکت کی طرف لے جائے۔ اس کا تو فرض ہے کہ قدرت کی لازوال دولتوں میں سے زندگی اور قوت کا جو حصہ اسے دکھایا گیا ہے اس میں اوروں کو بھی شریک کرے نہ کہ اٹھائی گیرا بن کر جو رہی سہی پونجی ان کے پاس ہے اس کو بھی ہتھیا لے۔

ایک دفعہ قبیلۂ بنو عبس کے مشہور شاعر عنترہ کا یہ شعر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا گیا ہے:

ولقد ابیت علی الطوی واظلہ
حتیٰ انال بہ کریم المأکل

(ترجمہ) میں نے بہت سی راتیں محنت و مشقت میں بسر کی ہیں تاکہ اکلِ حلال کے قابل ہو سکوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی بعثت کا مقصد وحید یہ تھا کہ انسانی زندگی کو شاندار بنائیں اور اس کی آزمائشوں اور تلخیوں کو خوشگوار اور طیب بنا کر دکھائیں۔ اس شعر کو سن کر بے انتہا محظوظ ہوئے اور اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کسی عرب کی تعریف نے میرے دل میں اس کا شوق ملاقات نہیں پیدا کیا لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ اس شعر کے نگارندہ سے دیکھنے کو میرا دل بے اختیار چاہتا ہے۔

اللہ اکبر! توحید کا وہ فرزند اعظم صلی اللہ علیہ وسلم جس کے چہرۂ مبارک پر ایک نظر ڈال لینا نظارگیوں کے لیے ہی کی برکت اور اخروی نجات کی دولت کا سرمایہ اندوزی کا ذریعہ تھا، ایک بت پرست عرب سے ملنے کا شوق ظاہر کرتا ہے۔ کیا سبب تھا کہ اس ماحب نے اپنے شعر میں ایسی کون سی بات کہی تھی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قدر عنترہ کے مذکورہ شعر کی کی وہ اسی کی وجہ ظاہر ہے۔ عنترہ کا شعر ایک صحت بخش زندگی کی جیتی جاگتی بولتی چالتی تصویر ہے۔ حلال کی کمائی میں انسان کو جو تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں، جو گھڑیاں جھیلنی پڑتی ہیں ان کا نقش پردۂ خیال پر شاعر نے نہایت خوب صورتی سے ساتھ کھینچا ہے۔ حضور رحمت للعالمین و جہانِ مصطفیٰ ﷺ نے جو اس قدر شعر کی تعریف فرمائی اس سے صنعت کے ایک دوسرے بڑے اصول کی شرح ہوتی ہے کہ صنعت حیاتِ انسانی کے تابع ہے اس پر فوقیت نہیں رکھتی۔

ہر وہ استعداد جو مبدأ فیاض نے فطرتِ انسانی میں ودیعت کی ہے اور ہر وہ توانائی جو انسان کے دل و دماغ کو بخشی گئی ہے ایک مقصد وحید اور ایک غایت الغایات کے لیے وقف ہے یعنی قومی زندگی جو آفتاب بن کر چمکے تو ہمیشہ لبریز جوش رہے۔ ہر شاعر، ہر انسانی صنعت اسی غایت آخری کی تابع اور مطیع ہونی چاہیے اور ہر شے کی قدر و قیمت کا معیار یہی ہونا چاہیے کہ اس میں حیات بخشی کی قابلیت کس قدر ہے۔ تمام وہ باتیں جن کی وجہ سے ہم جاگتے جاگتے سو جائیں اور جو حقیقی باگتی حقیقتیں ہمارے گرد و پیش موجود ہیں (کہ انھیں پر غلبہ پانے کا نام زندگی ہے) ان کی طرف سے آنکھوں پر پٹی باندھ لیں، انحطاط اور موت کا پیغام ہے۔ صنعت کو "چنیا بیگم" کے مطلع عشاق میں داخل نہ ہونا چاہیے۔ معمورۂ فطرت کی اس رنگ آمیزیوں کا اعجاز دکھانے کے لیے افیون کی گولی سے احتراز واجب ہے۔ یہ جو بالفاظ دیگر ہے کہ ہمارے کانوں کی انسانیت پر توضیح کی جاتی ہے کہ کمال صنعت اپنی غایت آپ ہے، انفرادی و اجتماعی انحطاط کا ایک عیارانہ حیلہ ہے جو اس لیے تراشا گیا ہے کہ ہم سے زندگی اور قوت دھوکہ دے کر چھین لی جائے۔ غرض یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجدان حقیقی نے عنترہ کے شعر کی خوبیوں کا جو اندازہ کیا اس سے اصل الاصول کی بنیاد ڈال دی کہ صنعت کے ہر کمال کی صحیح ارتقا کیا ہونی چاہیے۔

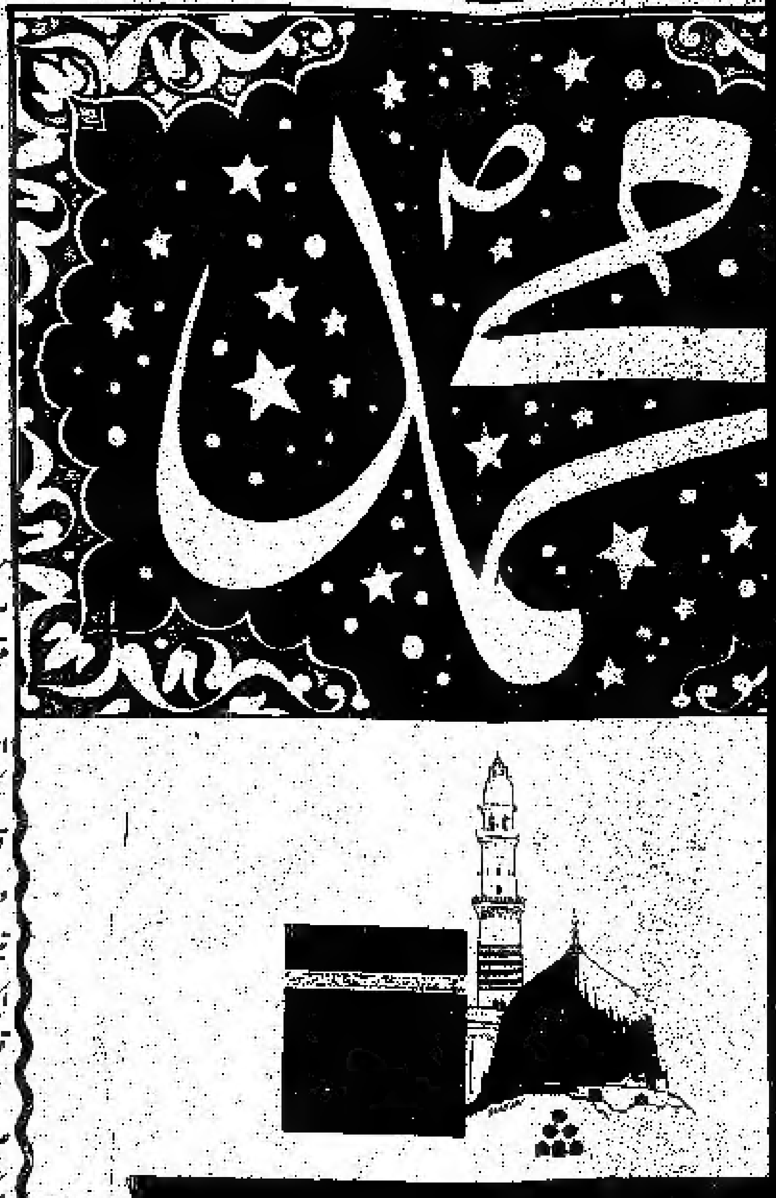

مسیحائے زماںؐ

مسلم غازی

ہر طرف تھی تیرگی ۔ علم کی ابھری "حرا" سے روشنی
... میں آیا انقلاب ۔ جادہ پیما ہو گئی پھر زندگی
... ظلمت کفر کے بادل چھٹ گئے ۔ امن و راحت کی ہوا چلنے لگی
... سو بہاریں نغمہ خواں ۔ گلشن ہستی میں آئی تازگی
... بیتیں، نور ہدیٰ ۔ نورِ حق، نورِ شعور و آگہی!
... وہ مبشر، وہ نذیر ۔ وہ مزکی، وہ مطہر، ابطحی
... عالم، مسیحائے زماں ۔ شافی امراضِ جہاں، امی نبی
... مجسم اس کی ذات ۔ دور کی اس نے جہاں سے گمرہی
... جاہلیت کے تمام ۔ ختم کی اس نے نسب کی برتری
... سراپا علم کردار کا ۔ اس نے فرمایا بڑا ہے "متقی"
... ذاتِ اقدس پر سلام ۔ اس نے عظمت نسلِ انسانی کو دی
... ہر انس و جاں ۔ مرشدِ دوراں، سراپا راستی
... تخلیقِ جہاں ۔ نوعِ انسانی کی یہ خوش قسمتی
... کل، اک بشر ۔ رحمۃ للعالمین، اک آدمی
... اولیں، شاہِ امم؟ ۔ ہادیِ عالم، رسولِ آخری
... پر مکارمِ خلق کے ۔ ربِ مسلم، بر رسولِ ہاشمی
... رسالت اس نے بند ۔ ذات اس کی ناسخِ ادیان بھی!
... تمام نعمت" ہے گواہ ۔ اس پہ تکمیلِ نبوت ہو گئی
... صرف دینِ مصطفیٰ ۔ ہے فقط "اسلام" دینِ آخری
... حبیبِ کبریا ۔ بزمِ ہستی واسطے اس کے سجی
... رسالت کا وہ منبع ۔ ختم اس پر ہو گئی پیغمبری
... صدقے سے ملی انسان کو ۔ دولتِ دنیا، نجاتِ اخروی
... رب نے ہفت آسمان ۔ دو جہاں کی سروری اس کو ملی
... اس کو بلوایا گیا ۔ سیر کی اس نے فضائے عرش کی
... بھی یاد تھی امت اسے ۔ وہ نہ بھولا اپنی امت کو کبھی
... کے لیے سوتا نہ تھا ۔ اس کی امت خوابِ غفلت میں رہی
... پکاریں گے "رسل" ۔ آپ اس دم بھی کہیں گے "امتی"
... پہ یا رب رحم کر ۔ بڑھ چلی ہے حد سے اس کی خستگی

آرزوئے غازیؔ بھی اک دل میں ہے
ان کے در پہ کاش ہو پھر حاضری

... الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔
... دین کو کامل کر دیا اور میں نے اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور اسلام کو ... کے طور پر پسند کر لیا۔ (المائدہ ۳)

پاکستان نے نیوزی لینڈ کو دوسرے ٹیسٹ میں ۷ وکٹوں سے ہرا دیا

میانداد نے دوسری اننگز میں بھی سنچری بنا کر سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے پاکستانی کھلاڑی کا اعزاز حاصل کیا۔ مدثر نے بھی سنچری بنائی

نیوزی لینڈ کے کپتان اور منیجر کی جانب سے ایمپائرز پر نکتہ چینی۔

پاکستان نے سیریز بھی جیت لی۔ تیسرا اور آخری ٹیسٹ ۱۱ دسمبر کو کراچی میں شروع ہوگا۔

جاوید میاں داد

حیدرآباد (رائٹر) پاکستان نے دوسرے کرکٹ ٹیسٹ میں آج یہاں نیوزی لینڈ کو ۷ وکٹوں سے شکست دے دی۔ اس طرح اس نے تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں دو صفر کی برتری حاصل کر لی۔ [illegible]

مدثر نذر

[illegible]

جاوید میانداد نے انتہائی شاندار بیٹنگ کر کے پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرایا۔ [illegible]

دلیپ کمار نے اندرا کانگرس کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کی پیشکش مسترد کر دی

[illegible]

شراب پی کر گاڑی مت چلائیے

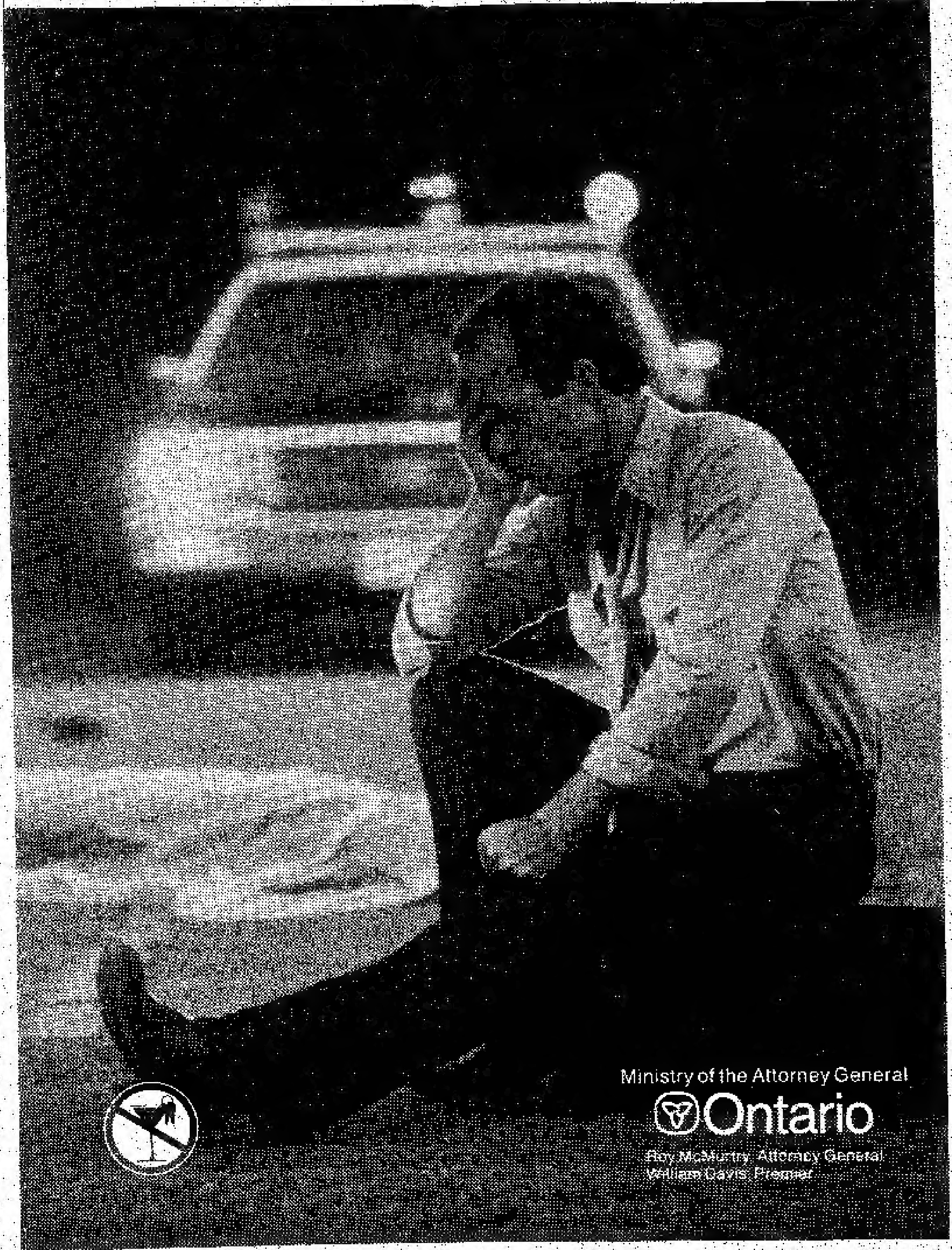

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف 10 ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

حضور جہ ذیل رشتوں میں دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لیے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے:

ADVERTISEMENT NO.....
C/O AL-HILAL
336 HOLLYBERRY TRAIL
NORTH YORK, ONT.
M2H 2P6

***

اشتہار نمبر (۷): انگلینڈ میں اچھے والدین کے ساتھ سکونت پذیر، قبول صورت، سلیقہ شعار، امور خانہ داری میں ماہر اور پڑھی لکھی ۱۷ سالہ پنجابی لڑکی کے لیے مناسب رشتہ درکار ہے۔

*

اشتہار نمبر (۸): یو۔ پی کی سنی سید گھرانے کی تعلیم یافتہ، قبول صورت لڑکی جس نے اس ملک میں آکر طلاق پائی ہے، کے لیے اردو بولنے والے صوبے سے متعلق ہندوستان یا پاکستان کے تعلیم یافتہ، شریف، سنت، ایمان دار، برسر روزگار شخص، عمر ۴۰ تا ۴۵ سال کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکی گرین کارڈ رکھتی ہے

*

اشتہار نمبر (۹): ہندوستان کے شہر حیدرآباد میں مقیم شیعہ سادات گھرانے کی ۱۷ سالہ لڑکی کے لیے کینیڈا میں مقیم شریف گھرانے کے مناسب عمر کے لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔

*

اشتہار نمبر (۱۰): شریف خاندان کی سنی پاکستانی مسلمان ۳۳ سالہ لڑکی تعلیم بی۔ اے کے لیے ۳۵ تا ۴۱ سالہ سنی پروفیشنل کا رشتہ مطلوب ہے۔

*

اشتہار نمبر (۱۱): امریکہ میں مقیم دو شریف پاکستانی سنی مسلم تعلیم یافتہ پروفیشنل برسر روزگار لڑکوں کے لیے تعلیم یافتہ اور ۲۱ تا ۳۰ سالہ لڑکیوں کے رشتے درکار ہیں۔

***

۳۳ سالہ پاکستانی، سنی مسلم، انجینیئر امریکی امیگرنٹ کے لیے ۲۰ تا ۲۵ سالہ خوبصورت اور تعلیم یافتہ پاکستانی لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کیجیے۔

P. O. Box 531
ADDISON, Tx. 75001
USA

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں

الفلاح

ALFALAH GROCER

2783 Dundas St. West

Toronto, Tel. 762-1633

PAKISTAN ONTARIO YOUTH

CULTURAL FORUM, TORONTO

PRESENTS

3rd Quaid-e-Azam Trophy

TABLE TENNIS TOURNAMENT

Sponsored by: Khan Oriental Carpets Ltd

DATE: **DECEMBER 25, 1984**

PLACE: **TORONTO TABLE TENNIS CENTRE**

944 Lawrance Ave. W. (West of Dufferin)

FOR MORE INFORMATION CALL:

M. SAADAT KHAN 283-7255

فیض احمد فیض کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ میں آغا شاہی، ڈاکٹر جاوید اقبال، سیاستدانوں اور دانشوروں نے شرکت کی

اداکار اسلم پرویز بھی چل بسے

تیرہ علماء رہا کر دیئے گئے

KEEPING HER IN LINE

WIFE BATTERING:

IT'S TIME TO BREAK THE SILENCE.

For information, write: BREAK THE SILENCE, Queen's Park, Toronto, Ontario M7A 1N3

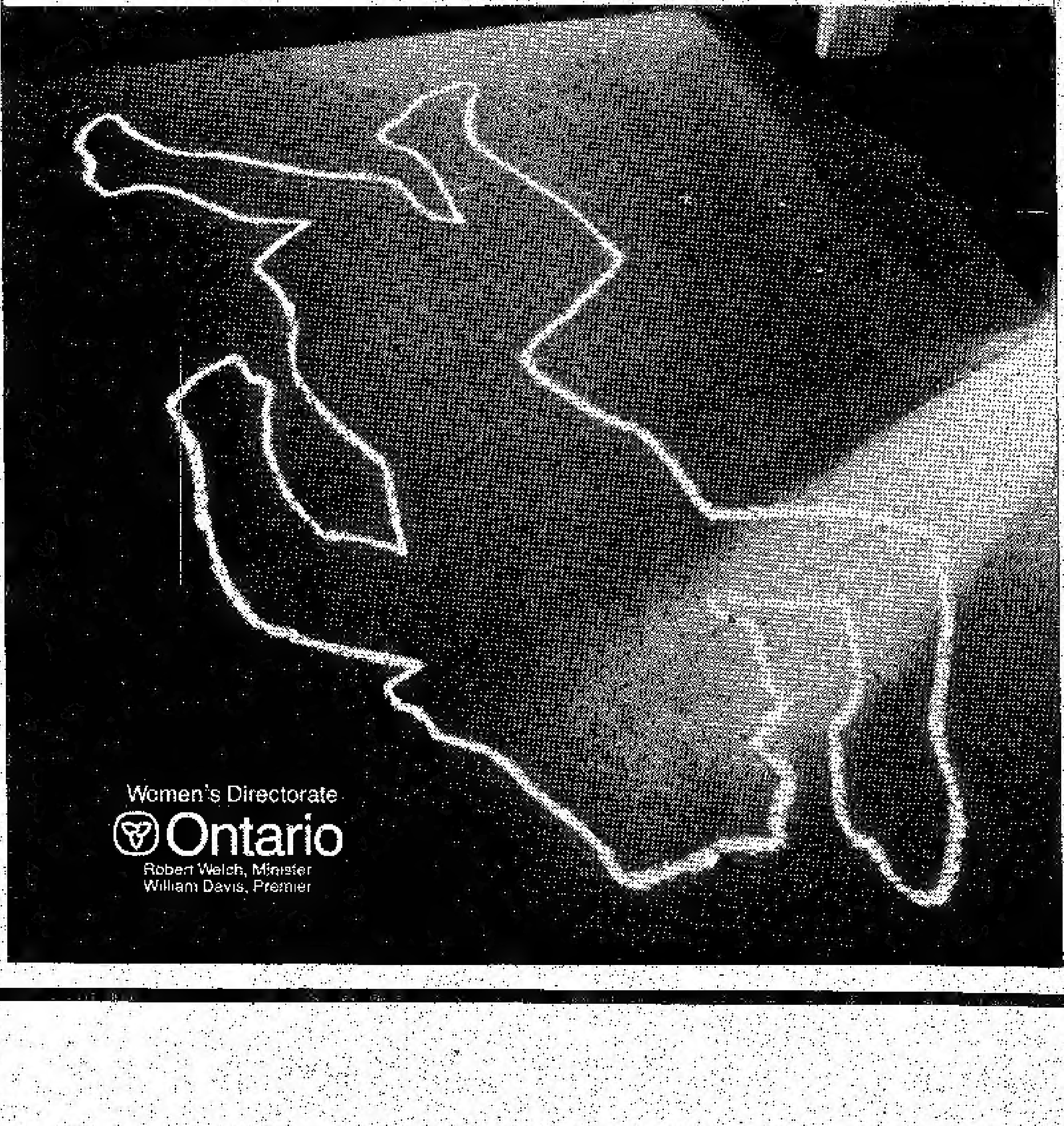

Women's Directorate

Ontario

Robert Welch, Minister

William Davis, Premier

fortnightly Vol.13 No.18 50 ¢
December 10, 1984
al-Hilal Ph: (416) 474-9292, 493-4374
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

صدر ضیاء الحق نے ریفرنڈم کے انعقاد کیلئے صدارتی حکم نافذ کر دیا

پولنگ صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک ہو گی صرف شناختی کارڈ پیش کرنا لازمی ہو گا۔

[illegible]

پاکستان میں مارشل لاء ختم کرنے کا مطالبہ

سیاسی قیدیوں کو اذیت پہنچانے کا سلسلہ بند کیا جائے، وکلاء کا قومی کنونشن

لاہور۔ — پاکستان میں وکلاء کے قومی کنونشن نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں فوجی حکومت اور مارشل لاء فوری طور پر ختم کیا جائے اور پارلیمانی جمہوریت بحال کی جائے ... [illegible]

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں نے کراچی ڈی اے کی سکیموں میں ۱۴ کروڑ روپے لگائے ہیں

ادارہ ترقیات کراچی رہائشی سہولتوں پر خصوصی توجہ دے رہا ہے

ملک ہاؤسنگ اسکیموں میں پارک، کھیل کے میدان اور دیگر سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ نظامی

[illegible]

انتخابات کو سبوتاژ کرنے کی ہر کوشش کچل دی جائے گی

حکومت کے پاس اس مقصد کیلئے ذرائع اور وسائل موجود ہیں، جنرل جہانداد

[illegible]

ریفرنڈم کے دن کو
ایم آر ڈی یوم سیاہ منائے گی

کراچی — [illegible]

روس پاکستانی سرحد کے قریب افغانستان میں ہوائی اڈہ تعمیر کر رہا ہے

[illegible]

ووٹ کا حق استعمال نہ کرنا جرم ہو گا

اسلام آباد — [illegible]

حکومت انتخابات کرانے کا وعدہ پورا کرے محمود ہارون

اسلام آباد — [illegible]

جنرل ارشاد

جنرل ارشاد نے اپنے عہدہ میں ایک سال کی توسیع کر لی

سول حکومت کی بحالی کی امیدیں ماند پڑ گئیں

ڈھاکہ — [illegible]

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ
اردو (کینیڈا)
الہلال

سالانہ زر خریداری (برائے الہلال) ۱۷ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے کریسنٹ) ۲۰ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۳۵ ڈالر

Name ....
Address ....
....
....
Postal Code .... Telephone ....

زر خریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام لکھئے اور پتہ ذیل پر بھیجئے
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario
Canada M2H 2P6 Ph: (416) 474-9292, 493-4374

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی)
بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجئے →

تعاون کے فروغ کیلئے پاک ایران مشترکہ وزارتی کمیشن کا قیام

معاہدہ پر دستخط ہو گئے، مشترکہ جہاز راں کمپنی بھی قائم کی جائے گی

اسلام آباد — [illegible]

جی ایم سید پر دل کا دورہ

حیدرآباد — [illegible]

پانچ پمفلٹ ضبط

ساہیوال — [illegible]

[illegible]

Managing Editor: M. Lateef Owaisi